سوال

(51) صبح کی نماز کے بعد سونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صبح کی نماز پڑھ کر سونے کی شرعی حیثیت کیا ہے، مشہور ہے کہ صبح کی نماز کے بعد سونا رزق سے محرومی کا باعث ہے، اس سلسلہ میں کوئی حدیث مروی ہے یا نہیں، قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک انسان جب اللہ کی طرف سے عائد فریضہ نماز فجر کی ادائیگی کر لیتا ہے تو اس کے لیے نماز پڑھ کر سونا جائز ہے لیکن اسے عادت بنا لینا مستحسن عمل نہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے صحابہ کرام اور دیگر اسلاف نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک تلاوت قرآن اور وظائف کا اہتمام کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں ہمارا رجحان یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد سونے کا جواز ہونے کے باوجود مسنون اذکار کا اہتمام کرنا افضل اور مستحب ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر ادا کرتے تو اپنی جائے نماز پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔[1]

اس حدیث کی تفصیل دوسری روایت میں بیان ہوئی ہے، سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، ہم نے کئی ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شرکت کی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ آپ اپنی اس جگہ سے جہاں نماز فجر ادا کرتے طلوع آفتاب سے پہلے نہ اٹھا کرتے تھے۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوتے۔ صحابہ کرام وہاں گپ شپ لگاتے، دور جاہلیت کے واقعات ایک دوسرے کو سناتے، خوب ہنستے انہیں دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسکراتے۔[2] ان احادیث کے پیش نظر انسان کو چاہیے کہ نماز فجر پڑھ کر سونے کے بجائے ذکر و فکر اور تلاوت قرآن کو معمول بنائے۔ اس سہانے وقت کو نیند میں ضائع کرنے کی عادت سے گریز کرے۔ البتہ اس سلسلہ میں بیان کی جانے والی روایات انتہائی کمزور ہیں جن کے پیش نظر صبح کی نماز کے بعد سونا حرام قرار دیا جاتا ہے، ہم صرف ایک روایت کا حوالہ دیتے ہیں اور اس کی حیثیت سے قارئین کرام کو آگاہ کرتے ہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''میں صبح کے وقت سوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور آپ نے مجھے پاؤں سے ہلایا پھر فرمایا: بیٹی، اٹھو اپنے رب کی طرف سے رزق کی تقسیم میں شامل ہو جاؤ اور غفلت شعار لوگوں کی عادت اختیار نہ کرو، اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک لوگوں کا رزق تقسیم کرتے ہیں۔[3]

یہ روایت خودساختہ اور موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں عبد الملک بن ہارون بن عنزہ راوی کذاب اور جھوٹی احادیث بیان کرنے والا ہے، امام احمد رحمة اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمة اللہ علیہ نے اسے کذاب کہا ہے۔ امام ابو حاتم رحمة اللہ علیہ نے اسے متروک قرار دیا ہے، امام ابن حبان رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ شخص احادیث

کھڑتا تھا۔[4]اس سلسلہ میں ایک دوسری حدیث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبح کی نیند رزق سے رکاوٹ کا باعث ہے۔''[5]

یہ روایت بھی انتہائی درجہ کی ضعیف ہے کیونکہ اس میں اسحاق بن ابی فروہ نامی ایک راوی ہے جسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے متروک قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے اللآلی الموضوعہ، ص ۱۵۷، ج ۲ کا مطالعہ کریں۔ اگرچہ یہ روایات موضوع اور ضعیف ہیں تاہم صبح کی نماز کے بعد سونے کی عادت اچھی نہیں ہے ہاں اگر نیند کا غلبہ اور تھکاوٹ یا بیماری ہے تو یہ ایک معقول عذر ہے، بلاعذر سونا اسلاف کی عادت نہیں ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، المساجد: ۱۵۲۶۔

[2] صحیح مسلم، المساجد: ۱۵۳۵۔

[3] شعب الایمان، ص ۳۰، ج ۹، حدیث نمبر ۴۴۰۵۔

[4] میزان الاعتدال، ص ٦٦٦، ج ۲۔

[5] شعب الایمان، ص ۲۷، ج ۹۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:83

محدث فتویٰ